آپ بیتی

آپ بیتی یا خود نوشت کا مطلب ہے اپنی زندگی سے گذرے ہوئے واقعات بیان کرنا۔ اس بیان کے دائرے میں پوری زندگی بھی آسکتی ہے اور زندگی کا کوئی خاص دور یا واقعہ بھی۔

خود نوشت کیوں لکھی جاتی ہے؟ اس سوال کے مختلف جواب ہو سکتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ لکھنے والا اپنی یادوں کو مرتب اور محفوظ کرنا چاہتا ہے۔ یا یہ کہ لکھنے والا اپنے تجربوں میں پڑھنے والوں کو بھی شامل کرنا چاہتا ہے۔ یا لکھنے والا اپنے قاری کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ اس نے دنیا اور اس کے لوگوں کو کس نظر سے دیکھا ہے۔

ایک اچھی خود نوشت میں لکھنے والا خود اپنے منہ میاں مٹھو نہیں بنتا۔ خود نوشت لکھنے والے کو ہمیشہ بہت ضبط اور احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے۔ دوسروں کے بیان میں بھی سچائی اور دیانت داری کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

اردو میں خود نوشت کی روایت زیادہ پرانی نہیں ہے۔ مولانا جعفر تھانیسری کی آپ بیتی "کالا پانی" کو اردو کی پہلی خود نوشت کہا جاتا ہے۔ اس کی اشاعت 1923 میں ہوئی تھی۔ حالانکہ اپنی اشاعت سے بہت پہلے یہ خود نوشت لکھی جا چکی تھی۔

موجودہ دور میں رشید احمد صدیقی کی "آشفتہ بیانی میری"، سر رضا علی کی "اعمال نامہ"، جوش ملیح آبادی کی "یادوں کی برات"، قرۃ العین حیدر کا سوانحی ناول "کار جہاں دراز ہے"، قدرت اللہ شہاب کی "شہاب نامہ"، خلیق ابراہیم خلیق کی "منزلیں گرد کی مانند"، اختر الایمان کی "اس آباد خرابے میں" بہت مشہور ہوئیں۔ خواتین کی آپ بیتیوں میں بیگم حمیدہ کی "ہم سفر"، ادا جعفری کی "جو رہی سو بے خبری رہی" اور سعیدہ بانو احمد کی "ڈگر سے ہٹ کر" بہت دلچسپ اور مقبول آپ بیتیاں ہیں۔

عام طور سے آپ بیتی نثر میں لکھی جاتی ہے، مگر کچھ لوگوں نے منظوم آپ بیتیاں بھی لکھی ہیں۔

اختر الایمان

پیدائش - 1915ء
وفات - 1996ء

اختر الایمان کا اصل نام محمد اختر الایمان تھا۔ وہ نجیب آباد (بجنور) میں 1915ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مسجد میں امام تھے۔ اختر الایمان نے اپنی ابتدائی تعلیم مختلف گاؤں اور قصبوں کے مدرسوں اور اسکولوں سے حاصل کی۔ میٹرک اور بی۔ اے دہلی سے کیا۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں ایم۔ اے اردو میں داخلہ لیا مگر اسے مکمل نہ کر سکے۔ پہلا سال مکمل کرنے کے بعد پونا چلے گئے۔ اور وہاں فلموں کے لیے لکھنے لگے۔ کچھ وقت پونا میں گذارنے کے بعد ممبئی چلے گئے اور اپنی پوری زندگی وہیں گذاری۔ ممبئی میں اپنے پچاس سال کے قیام کے دوران انہوں نے بہت ساری فلموں کے منظر نامے اور مکالمے لکھے۔ ان کی لکھی ہوئی بعض فلمیں بہت مقبول ہوئیں۔ لیکن ایک بلند پایہ شاعر ہونے کے باوجود، انہوں نے فلموں کے لئے گانے کبھی نہیں لکھے۔

اردو کے نظم نگار شعراء میں اختر الایمان ایک ممتاز درجہ کے حامل شاعر ہیں۔ انہوں نے علامتی شاعری بھی کی ہے اور بیانیہ بھی۔ انہوں نے شاعری میں اپنی الگ شناخت قائم کی ہے۔ سادہ اور عام فہم زبان میں واردات قلبی کو بیان کرنے کا ہنر وہ خوب جانتے تھے۔ ان کے دس شعری مجموعے شائع ہوئے ہیں۔ پہلا مجموعہ "گرداب" اور آخری "زمستاں سرد مہری کا" ان کی وفات کے بعد شائع ہوا۔ نثر میں انہوں نے اپنی آپ بیتی "اس آباد خرابے میں" کے علاوہ چند ادبی مضامین بھی لکھے ہیں۔